بائبل میں مسیح کے نسب نامے

تالیف

حامد بن جمیل

بہ نظر ثانی

محمد اسلم رانا

اسلامی مشن سنت نگر لاہور

www.OnlyOneOrThree.com

بائبل میں مسیحؑ کے نسب نامے

جب ہم بائبل میں حضرت مسیحؑ کے شجرہ نسب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں بیحد مایوسی ہوتی ہے۔ کیونکہ انجیل مرقس کے مصنف اور انجیل یوحنا کے مصنف نے تو اس کا ذکر کرنا ہی مناسب نہیں سمجھا جبکہ انجیل متی اور انجیل لوقا کے مصنفوں نے یہ فریضہ انجام دینے کی کوشش کی مگر زبردست ٹھوکریں کھائیں۔ جن کی بنا پر وہ دو مختلف نسب ناموں کی طرف چل پڑے اور مقام افسوس ہے۔ کہ دونوں کے پیش کردہ نسب ناموں میں کسی طرح مطابقت نہیں پائی جاتی۔

عیسائی علماء کا کہنا ہے کہ ایک نسب نامہ مریم کا ہے۔ (لوقا کا) اور دوسرا یوسف کا۔ لیکن یہ جواب ان تمام غلطیوں کا ازالہ نہیں کرتا جو کہ ان نسب ناموں میں پائی جاتی ہیں۔

ذیل میں ہم متی اور لوقا کی اناجیل کے مصنفین کیطرف سے پیش کردہ نسب ناموں کو آمنے سامنے رکھ کر ان کا موازنہ کر رہے ہیں۔

نیز ان کے تضادات کو سمجھنے کے لئے آسانی کی خاطر دو حصوں میں تقسیم کیا جارہا ہے۔

حصہ اوّل

از یوسف تا زرُبّابل

انجیل لوقا (۳: ۲۲-۲۸)	انجیل متی (۱: ۱۳ - ۱۶)
یوسف	یوسف
ہیلی	یعقوب
متات	متان
لاوی	-
ملکی	-
ینا	-
یوسف	-
متتیاہ	-
عاموس	-
ناحوم	-
اسلیاہ	-
نوگہ	-
ماعت	الیعزر
متتیاہ	الیہود
شمعی	اخیم
یوسیخ	صدوق

انجیل لوقا	انجیل متی
یوداہ	عازور
یوحناہ	الیاقیم
ریسا	ابیہود
زربابل	زربابل
میزان = ۲۰	میزان = ۱۱

لوقا کی انجیل نے یوسف سے زربابل تک ۲۰ نسلیں اور انجیل متی نے ۱۱ نسلیں درج کی ہیں جن میں سے ایک یقیناً غلط ہے دونوں نسب نامے اس قدر مختلف ہیں کہ انجیل لوقا اور انجیل متی کے بیان کردہ اسماء میں یوسف اور زربابل کے سوا کوئی مشابہت نہیں ہے۔

بعض عیسائی علماء کا کہنا ہے۔ کہ لوقا میں مریم کا نسب نامہ ہے۔ اور متی میں یوسف کا۔ جو کہ غلط ہے کیونکہ لوقا کے نسب نامہ میں مریم کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

لوقا کا نسب نامہ ریسا بن زربابل اور متی کا نسب نامہ ابیہود بن زربابل پر ختم ہوتا ہے۔ اور یہ ممکن تھا کہ یوسف اور مریم زربابل کے دو بیٹوں (ریسا اور ابیہود) کی نسل سے ہوں۔ لیکن

۳: ۱۹-۲۰
ریسا اور ابیہود نام کی کوئی اولاد زربابل کی نہ تھی کیونکہ ۱- تواریخ
بلیں زربابل کے بیٹوں اور بیٹی کے نام تو ملتے ہیں۔ لیکن ریسا اور ابیہود
زربابل کے بیٹے نہیں تھے۔

متی اور لوقا کے مصنفوں نے بالاتفاق زربابل کو سیالتی ایل
کا بیٹا لکھا ہے۔ مگر ۱- تواریخ ۳: ۱۹-۱۸ سے ثابت ہوتا ہے کہ
زربابل تو فدایاہ کا بیٹا تھا۔

حصہ دوئم

اس حصہ میں ہم سیالتی ایل سے داؤد تک کے نام لکھ رہے ہیں۔
نیز حصہ دوئم میں انہیں ناموں کے سامنے ۱- تواریخ باب ۳ کے اسی
خاندان و نسل کے پیش کردہ نام بھی لکھ رہے ہیں۔ تاکہ ایک تیسری الہامی
کتاب سے بھی موازنہ ہو جائے۔

انجیل لوقا	انجیل متی	تواریخ
سیالتی ایل	سیالتی ایل	سیالتی ایل
نیری	یکونیاہ	یکونیاہ
ملکی	-	-
ادی	-	یہویقیم
قوسام	یوسیاہ	یوسیاہ
المودام	اموں	اموں
عیر	منسی	منسی

انجیل لوقا	انجیل متی	تواریخ
یشوع	حزقیاہ	حزقیاہ
ایلیعزر	آخز	آخز
یوریم	یوتام	یوتام
متات	عزریاہ	عزریاہ
لاوی	-	امصیاہ
شمعون	-	یوآس
یہوداہ	-	اخزیاہ
یوسف	یورام	یورام
یونان	یہوسفط	یہوسفط
الیاقیم	آسا	آسا
ملے آہ	ابیاہ	ابیاہ
مناہ	-	-
متتاہ	رحبعام	رحبعام
ناتن	حضرت سلیمان علیہ السلام	حضرت سلیمان (علیہ السلام)
حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت داؤد علیہ السلام	حضرت داؤد (علیہ السلام)
میزان = ۲۲	میزان = ۱۶	میزان ۲۰

سیالتی ایل سے داؤد علیہ السلام تک لوقا نے ۲۲، متی نے ۱۶ - اور تواریخ نے بیس نسلیں شمار کی ہیں۔ ایک ہی شخص نے مختلف نسب ناموں میں اتنا فرق ناقابل فہم ہے۔

www.only1or3.com
www.OnlyOneOrThree.com

انجیل لوقا میں سیالتی ایل کو ناتن بن داؤد کی نسل سے بتایا گیا ہے۔ مگر متی اور تواریخ نے انہیں سلیمانؑ بن داؤدؑ کی نسل سے لکھا ہے۔

(ایک گفتگو کے دوران ایک عیسائی نے اس کے جواب میں کہا:۔ کہ سلیمانؑ کو ہی ناتن کہتے ہیں۔ مگر ۱۔ تواریخ ۳ باب کی آیت ۵۔ اس کا رد کرتی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں۔ "سمعا اور سوباب اور ناتن اور سلیمان یہ چاروں عمی ایل کی بیٹی بنت سُوع کے بطن سے تھے")

لوقا اور متی کی اناجیل نے پہلے کی طرح دوسرے حصہ میں بھی سیالتی ایل اور داؤدؑ کے درمیان جتنے نام دیئے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں حصہ اول میں بھی ایسا ہی اختلاف تھا۔ اس وقت یہ توجیہہ گھڑلی گئی تھی کہ ایک نسب نامہ یوسف کا ہے اور دوسرا بی بی مریم کا، لیکن یہ دونوں نسب نامے زربابل پر آکر جمع ہو جاتے ہیں۔ اب سیالتی ایل شخص واحد کے نسب نامے کسی طرح دو نہیں ہو سکتے۔

یہ ناممکن ہے کہ سیالتی ایل کو ناتن بن داؤدؑ کی نسل سے بھی بتایا جائے اور سلیمانؑ بن داؤدؑ کی نسل سے بھی۔

متی اور تواریخ کے پیش کردہ نسب ناموں میں کچھ نہ کچھ مطابقت پائی جاتی ہے۔ مگر لوقا کی انجیل کے نسب نامہ کی ان دونوں سے ذرا بھی تائید نہیں ہوتی۔ حالانکہ انجیل لوقا کے مصنف نے تحریر کیا ہے۔ کہ اس نے سب واقعات صحیح طور پر دریافت کر کے لکھے ہیں۔ (لوقا ۱: ۳)

یہ نہایت خوشی کی بات ہے کہ متی کی انجیل اور ۱۔ تواریخ کا بہت سا ئے

ناموں پر اتفاق پایا جاتا ہے۔ مگر افسوس اس بات کا بھی ہے کہ یہ مکمل طور پر مطابقت نہیں رکھتے۔ اور متی کے پیش کردہ نسب نامہ میں بھی بہت ساری غلطیاں ہیں۔ مثلاً متی کی انجیل نے یوسیاہ اور یکونیاہ کے درمیان کوئی نام نہیں لکھا لیکن ۲۔ تواریخ ۳۶ : ۵ میں ایک نام موجود ہے اور یہ باب پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یوسیاہ کے بعد الیاقیم بن یوسیاہ تخت نشین ہوا۔ اور اس کا شاہی نام یہویقیم تھا۔ اس کے بعد ۱۔ تواریخ ۳ : ۱۶ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یکونیاہ یہویقیم کا بیٹا تھا نہ کہ یوسیاہ کا جس طرح کہ انجیل متی نے لکھا ہے۔

پھر متی ۱ : ۹ میں لکھا ہے۔ کہ عزیاہ سے یوتام پیدا ہوا۔ ان الفاظ سے تو یقیناً یہی پتہ چلتا ہے۔ کہ یوتام عزیاہ کا صلبی بیٹا تھا۔ لیکن ۱۔ تواریخ ۳ : ۱۰-۱۱ سے پتہ چلتا ہے کہ

یورام سے اخزیاہ پیدا ہوا تھا

اخزیاہ سے یوآس پیدا ہوا تھا

یوآس سے امصیاہ پیدا ہوا تھا

امصیاہ سے عزریاہ پیدا ہوا تھا

اس واضح ثبوت سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں بھی انجیل متی کے مصنف کے قلم سے تین نسلوں کے نام رہ گئے تھے۔

بعض عیسائی عالم یہ کہتے ہیں کہ اس انجیل کے مصنف نے جان بوجھ کر اخزیاہ یوآس اور امصیاہ کے نام چھوڑ دیئے تھے۔ اس لئے کہ ان تینوں شخصوں کے اعمال و افعال ایسے بُرے تھے کہ ان کو اس پاک نسب نامے میں جگہ نہیں دینی چاہیے۔

یہ عذر صحیح بھی ہو سکتا تھا۔ غور طلب مسئلہ یہ ہے کہ کیا مصنف نے اس اصول پر عمل کیا۔ "تواریخ" میں ہر ایک بادشاہ کے حالاتِ زندگی پر مختصر اشارات موجود ہیں۔ مثلاً ان تینوں کے متعلق ذیل کی عبارات تواریخ میں مرقوم ہیں۔

اخزیاہ :۔ "وہ بھی اخی اب کے خاندان کی راہ پر چلا۔ کیونکہ اس کی ماں اس کو بدی کی مشورت دیتی تھی۔" (۲۔ تواریخ ۲۲ : ۳)

یوآس :۔ "وہ خداوند اپنے باپ دادا کے خدا کے گھر کو چھوڑ کر یسیرتوں اور بتوں کی پرستش کرنے لگے۔" (۲۔ تواریخ ۲۴ : ۱۸)

امصیاہ :۔ "اس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں ٹھیک ہے۔ پر کامل دل سے نہیں۔" (۲ تواریخ ۲۵ : ۲)

ان سے پتہ چل گیا کہ ان اشخاص کے جن کے نام انجیل متی کے مصنف نے جان بوجھ کر چھوڑے، کیا اعمال تھے اور بائبل کی کتاب تواریخ نے ان کے بارے میں کیا کہا ہے۔

اموّن، منسّی۔ آخز، عزیاہ، یورآم، آسا اور رجعآم کے نام انجیل متی کے نسب نامہ میں درج ہیں۔ ذیل میں ہم ان کے بارہ میں بھی بائبل کی کتاب تواریخ ہی سے ریمارکس پیش کرتے ہیں۔

اموّن اور منسّی :۔ "جو خداوند کی نظر میں بُرا ہے وہی اس نے کیا۔ جیسا اس کے باپ منسّی نے کیا تھا۔" (۲ تواریخ ۳۳ : ۲۲)

آخز :۔ اسرائیل کے بادشاہوں کی راہوں پر چلا اور بعلیم کی ڈھالی ہوئی مورتیں بھی بنوائیں۔" (۲۔ تواریخ ۲۸ : ۲)

عزیاہ :۔ "وہ خداوند کے گھر سے کاٹ ڈالا گیا تھا" (۲۔تواریخ ۲۶:۲۲)
یہورام :۔ اس نے وہی کیا جو خداوند کی نظر میں برا ہے (۲۔تواریخ ۲۱:۶)
آسا :۔ اپنی بیماری میں وہ خداوند کا طالب نہیں۔ بلکہ طبیبوں کا خواہاں ہوا۔ (۲۔تواریخ ۱۶:۱۲)

رجعام :۔ اور یوں ہوا کہ جب رجعام کی سلطنت مستحکم ہو گئی اور وہ قوی بن گیا تو اس نے اور اس کے ساتھ سارے اسرائیل نے خداوند کی شریعت کو ترک کر دیا (۲۔تواریخ ۱۲:۱)

ان حوالہ جات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ انجیل متی کے مصنف نے اخزیاہ یوآس اور امصیاہ کو بدکار ہونے کی بنا پر نسب نامہ سے خارج نہیں کیا تھا۔ کیونکہ اس نے نہ صرف ان اشخاص سے زیادہ شدید نوعیت کے جرائم و بداعمال کے حامل اشخاص کے ناموں کو اپنے نسب نامہ میں جگہ دی بلکہ ایک حرامی (ولدالزنا جس کا نام فارص اور جس کا قصہ پیدائش باب ۳۸ میں ہے) کو بھی مسیح کے آباواجداد میں شامل کیا ہے۔

اس لئے اس نے اگر کوئی نام دیدہ دانستہ چھوڑنا ہوتا تو وہ فارص کے نام کو اس پاک پوتر نسب نامہ میں شامل نہ کرتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجیل متی کے مصنف کو مسیح کے آباواجداد کے صحیح نام بھی نہ معلوم ہو سکے۔ اور اس نے اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارتے ہوئے خانہ پری کر دی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ انجیل متی کا نسب نامہ بھی درست نہیں۔

مسیح کے نسب نامے کے تضادات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ

موجودہ اناجیل (جن میں نسب نامے اور مسیح کے حالاتِ زندگی درج ہیں) کلامِ الٰہی نہیں ہیں۔ بلکہ ایسے اشخاص کی تصانیف ہیں۔ جنہیں کبھی مسیح کی صحبت کا شرف بھی حاصل نہیں ہُوا۔ اور انہوں نے مسیح کے کافی عرصہ بعد بگڑی بگڑائی شکل میں واقعات کو نقل کیا۔

اس حقیقت کی تصدیق انجیل لوقا میں بھی ہے۔ (اس کا مصنف لوقا بھی حضرت عیسٰی مسیح کے حواریوں (شاگردوں) میں شامل نہیں تھا۔ (متی ۱۰: ۲-۴) اور مرقس ۳: ۱۶-۱۹ میں شاگردوں کی جو فہرست دی گئی ہے۔ اس میں بھی اس کا نام نہیں اور یہ بھی مسلم ہے کہ اسے کبھی مسیح کی صحبت حاصل نہ تھی) لوقا کا بیان (لوقا ۱: ۱-۴ اور اعمال ۱: ۱) ظاہر کرتا ہے کہ اس نے یہ رسائل محض ایک شخص تھیفلس کی خاطر لکھے اور اس نے اس میں محض سنے سنائے واقعات کو اپنے انداز سے رقم کیا۔ (یہ واقعات اس کے سامنے ظہور پذیر نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کا وہ عینی شاہد ہے۔ اور نہ کسی الٰہی قوت نے اس سے یہ سب چیزیں لکھوائیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ان اناجیل کے مصنفین نہایت غیر ذمہ دار اشخاص تھے۔ جنہوں نے اتنی زحمت بھی گوارا نہیں کی کہ تحقیق و جستجو کر کے مسیح کا صحیح نسب نامہ ہی لکھ دیتے۔ لطف کی بات تو یہ ہے کہ انجیل لوقا کا نسب نامہ تو غلط سلط تھا ہی تحریف سے پاک بھی نہیں ہے۔

اس ضمن میں انسائیکلو پیڈیا رقم طراز ہے :۔

"انجیل متی ۱ : ۱-۱۷ اور انجیل لوقا ۳ : ۲۳-۳۸ میں مسیح کے دونوں نسب ناموں میں شدید اختلافات کی وجہ سے اکثر فرض کرنا پڑتا ہے کہ ان میں سے ایک یوسف کا ہے اور دوسرا مریم کا یہ امر اس صریح بیان کے خلاف ہے کہ دونوں نسب نامے یوسف کے ہیں ۔ مزید برآں ان میں سے کسی کو بھی مریم کی طرف منسوب کرنے کا سوال اس لئے بھی شروع ہی سے خارج از بحث قرار پاتا ہے ۔ کہ لوقا ۱ : ۳۶ کے مطابق مریم ہارون کے خاندان کی الیشبع کی رشتہ دار ہے ۔ تاہم اگرچہ صحیح بھی ہو کہ دونوں میں ایک نسب نامہ مریم کا ہے تو پھر بھی دوسرا یوسف کا رہے گا ۔ اس طرح اس کی موجودگی اس امر کا ثبوت مہیا کرتی رہے گی جو فی الحقیقت دونو ہی ہم پہنچاتے ہیں کہ جب وہ لکھے گئے تھے تو ان دنوں مسیح کی کنواری مریم سے پیدائش کا کوئی گمان نہیں تھا ۔ بنابریں ایک انجیل کے اندر ہی جو اس اصول کی علمبردار ہو ۔ جیسا کہ فرض کیا جاتا تھا لوقا ۳ : ۲۳ کا اضافہ بالکل ناگزیر تھا ۔ لیکن اگر ایسی تحریف شروع میں سوچ لی جاتی تو نسب نامہ بنانے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی ۔

(ENCYCLOPAEDIA BIBLICA EDITED BY THE REV T.K. CHEYNE D.LITT, D.D. AND J. SUTHELAND BLACK M.A., D.D. VOL III COL. 2957)

حرفِ آخر :-

مسیحؑ کے نسب ناموں کے تضادات کی تفصیل بیان جانے کا مقصد یہ بتانا تھا۔ کہ جو اناجیل و مسیحیت اپنی داستانِ صلیب و کفارہ کے ہیرو کے نسب نامہ پر ہی متفق نہیں ہیں۔ اور ان کے اختلافات اتنے اُلجھے ہوئے ہیں۔ کہ ان کا کوئی سرا ہی نہیں ملتا۔ ان سے بنی نوع انسان کو دنیاوی و روحانی تسکین، کامرانی۔ مکمل ضابطہ حیات عرفانِ الہٰی۔ نجات اور رضائے الہٰی کا مستقیم و احسن راستہ دکھانے کی توقع رکھنا عبث ہے :-

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ

اور ہمارے ذمہ سوائے کھول کر پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں

از

حامد بن جمیل

صدر اسلامی مشن

۱۸۸/۳ ڈگلس پورہ، فیصل آباد
